۷۸۶

محمد خلیل الرحمان سہارنپوری ناظم ندوۃ العلماء

جو

۱- اپریل سنہ ۱۹۱۵ء کو ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس منعقدہ لکھنؤ میں

پڑھی گئی

مطبوعہ شاہی پریس لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد - مجھکو دلی افسوس کے ساتھ اس امر کا اعتراف ہے کہ تھوڑے عرصہ سے
ندوۃ العلما کے سالانہ اجلاس بے ترتیب ہوگئے اور گذشتہ اجلاسون کے بعد سب سے
آخری اجلاس جو اپریل سنہ ۱۹۱۲ء مین بمقام لکھنؤ منعقد ہوا اوسکے بعد دنیاے اسلام
مین کچھ ایسے پریشان کن واقعات پیش آتے رہے اور مسلمانون پر دیگر ضروریات قومی کی وجہ
سے اسقدر چندونکی بھرمار رہی کہ وہ دوسری طرف سر نہ اوٹھا سکے اور ندوۃ العلماء کی مالی
مشکلات اسقدر بڑھ گئی کہ مجبوراً ارکان کو ایک طرف تو پبلک چندونکی مایوسی نے دوسری
طرف ندوۃ العلماء کی مالی کمزوری نے اسکی جرأت نہ کرنے دی کہ سالانہ اجلاس کا بار بھی
موجودہ سرمایہ کے سر ڈالا جاے انہین وجوہ سے سنہ ۱۳۱۹ء کے اجلاس
مجبوراً ملتوی رکھنا پڑے مگر اسکے ساتھ ہی یہ امر بھی ارکان کے پیش نظر تھا
کہ قومی اطمینان اور توجہ نیز بعض کاروائیون کی منظوری حاصل کرنے کے لئے
جلسہ عام کا جلد سے جلد منعقد ہونا بھی ضروری ہے چنانچہ اسوقت باوجود
گذشتہ موانع سے قوی موانع موجود ہونیکے اپنی ذمہ داری کے خیال نے
موجودہ اراکین کو مجبور کیا اور انہون نے اللہ تعالے کی ذات اقدس پر بھروسہ
کرکے اس جلسہ عام کا اعلان کردیا اور سنہ ۱۹۱۲ء مین جو دجہ غیر مکمل عمارت دارالعلوم
لکھنؤ مین انعقاد جلسہ کی تھی وہی اسوقت بھی موجود ہے کہ اکابر قوم تشریف لائین اور
تعمیر مین سنہ ۱۲ء کے بعد سے جو ترقی ہوئی ہے اوسکو ملاحظہ فرمائین اور جو
کسر بوجہ کمی سرمایہ کے اسمین باقی ہے اوسکی طرف بھی خاص توجہ فرمائین

لهذا یہ اجلاس سالانہ بھی بمقام لکھنؤ عمارت دار العلوم مین قرار دیا گیا۔

السعی منی والاتمام من اللہ

کارروائی جلسہائے انتظامیہ

انعقاد جلسہ انتظامیہ

اپریل سنہ ۱۲ء کے جلسہ عام کے بعد سے اسوقت تک دس جلسہائے انتظامیہ منعقد ہوئے جسمین سے جلسہائے منعقدہ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ جولائی سنہ ۱۲ء مین معتمدین نے استعفے دیئے چونکہ ارکان انتظامیہ کو بیشتر اس سے یہ نقص انتظامی محسوس ہو رہا تھا کہ تقسیم عمل کے طریقہ پر تین معتمدین یا جو قائم کیے ہین تینون کے مساوی الاختیار ہونیکی وجہ سے برابر تصادم رہتا ہے اور اس سے انتظام مین بڑا خلل پڑتا ہے اور یہ انتظامی نقص خود معتمدین کو بھی محسوس ہو رہا تھا لهذا جلسہ انتظامیہ نے وہی قدیم انتظام پھر قائم کر دیا کہ ایک شخص با اختیار ناظم رہے اور حسب ضرورت بماتحتی ناظم نائب ناظم مقرر کیے جائین چنانچہ اسکے بعد انتخاب نظامت کی جو کارروائی عرصہ سے چلی آرہی تھی اور اسمین بشمول دیگر حضرات میری بھی نامزدگی ہوئی تھی دیگر حضرات کے انکار و عدم جواب کی وجہ سے جلسہ انتظامیہ نے مجھے بشرط منظوری جلسہ عام ناظم منتخب کیا جسکے بعد سے اسوقت تک نو جلسہائے انتظامیہ منعقد ہوئے جسمین علاوہ معمولی کارروائیون کے حسب ذیل اہم کارروائیان ہوئین جنکو پیش کرنا مناسب سمجھتا ہون۔

تعمیرات (۱)

تعمیرات کے حساب و کتاب کی جانچ کے لئے اولاً جناب خان بہادر میر جعفر حسین صاحب انجینیر اڈیٹر مقرر ہوئے مگر جب جناب موصوف نے

لکھنو تشریف لانے سے انکار کیا تو جلسہ انتظامیہ نے بمعاوضہ آدیٹر مقرر کرنے کی
تجویز کی اور میر عاشق حسین صاحب سابق انجنیر ریاست بہاولپور نے اسقدر معاوضہ
پر جو انکے مصارف آمدورفت کے واسطے کافی ہو آڈیٹر ہونا منظور کیا چنانچہ دو تین بار
ادہون نے تشریف لاکے جانچ کی جسکی تفصیل کیفیت آپ حضرات کو انکی آدٹ
رپورٹ سے معلوم ہوگی

انتخابات و اجلاس ۲۱ اراکین کونسل نظامت و مجالس مال و مجلس دارالعلوم کا انتخاب
جون سنہ ۱۴ء کو عمل مین آیا۔ کونسل نظامت نے تاریخ انتخاب سے اسوقت تک
دو اجلاس کئے اور مجلس دارالعلوم نے تین اجلاس کئے

انتظام جایداد موقوفہ شاہجہانپور جایداد موقوفہ شاہجہانپور پر مولوی عبد الواحد خانصاحب مرحوم
جنہون نے دارالعلوم ندوۃ العلما کے لیے یہ جایداد وقف کی تھی
بحیثیت متولی قابض تھے اور وہ اسکی آمدنی کو بطور خود مدرسہ جامع مسجد شاہجہانپور
مین جسکو دارالعلوم ندوۃ العلما کی شاخ قرار دیا تھا صرف کرتے تھے۔
مولوی صاحب کے انتقال کے بعد عدالت سے اسکا داخلخارج مین نے بحیثیت
ناظم کے اپنے نام کراکر بذریعہ کارندہ وغیرہ کے اسپر قبضہ کیا۔
خدا کا احسان ہے کہ باوجود شدید مخالفت و مزاحمت کے عدالت سے بھی کامیابی
ہوئی اور قبضہ بھی ہو گیا مگر ان چند سالون مین مقدمات اور مخالفتون کی وجہ سے
بجز ۱۰۰ و ۲۰۰ روپیہ سالانہ کے اور زیادہ نفع نہین ہوا بلکہ بسا اوقات اسکی
آمدنی سے زیادہ اپنے پاس سے ندوۃ العلما کو خرچ کرنا پڑا۔
اسی خیال سے اطمینان قبضہ و دخل کے بعد حسب تجویز جلسہ انتظامیہ منعقدہ

۱۲- جون سنہ ۱۴ع مین نے مولوی احمد زمان خانصاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شاہجہانپور کو جو ہمزہ پور کے نصف حصہ کے شریک ہین لگاسی خام سے علاوہ مالگذاری کے جو ۔۔۔ روپیہ اکتیس روپیہ بابت اخراجات تحصیل وصول و منافع ٹھیکہ دار کے منہا کرکے پانسو چھتیس روپیہ سالانہ پر اس جایداد کا ٹھیکہ سات سال کے واسطے دیدیا۔

اور قبل ٹھیکہ دینے کے اس کشاکش کے زمانہ مین جو بقایا اسامیون کے ذمہ مبلغ ۔۔۔ ایکہزار تین سو آٹھ روپیہ باقی تھے وہ بھی بہ منہائی حق چہارم تحصیل وصول مبلغ تین سو ستائیس روپیہ کے مبلغ ۔۔۔ نوسو اکاسی روپیہ پر ٹھیکہ دار کے ذمہ کردیئے گئے اور وہ اسکو ایکسو چونسٹھ روپیہ سالانہ قسط کے حساب سے ادا کرینگے اسطرح سر دست تا ادائے بقایا بلاکسی تردد اور مصارف مقدمات کے سات سو روپیہ سالانہ آمدنی ملتی رہیگی اور اسکے بعد مبلغ پانسو چھتیس روپیہ سالانہ منافع کی مستقل آمدنی ہوگی۔

فروخت جایداد

تکمیل عمارت دارالعلوم کے لئے تعمیر کے چندے کی کمی ہوگئی تھی نیز مکانات وصیتی فضلو بیگم صاحبہ واقع لال باغ لکھنو کی مرمت وغیرہ مین زیادہ صرف ہوتا تھا لہذا جلسہ انتظامیہ ۹- مارچ سنہ ۱۳ع نے یہ طے کیا تھا کہ عمارت قدیم دارالعلوم واقع گولہ گنج لکھنو پندرہ ہزار روپیہ پر اور مکانات وصیتی فضلو بیگم صاحبہ سات ہزار روپیہ پر فروخت کرکے یہ روپیہ جدید عمارت مین صرف کئے جائین اسی بنا پر عمارت قدیم دارالعلوم پندرہ ہزار روپیہ مین ۱۷- مارچ سنہ ۱۴ع کو فروخت ہوئی اور مکانات وصیتی فضلو بیگم صاحبہ بجائے

سات ہزار کے سنہ ۱۴ء مین بارہ ہزار روپیہ کو فروخت کیے گئے

ترتیب دستور العمل جدید ندوۃ العلما

مسودہ دستور العمل جدید مرتبہ سب کمیٹی حسب تجویز جلسۂ انتظامیہ بتاریخ ۲۷ مئی سنہ ۱۴ء بغرض حصول عام راے اخبارات مین شائع کیا گیا اور اراکین انتظامیہ ندوۃ العلما کی خدمت مین بھی بھیجا گیا اور اگست سنہ ۱۴ء تک رایون کے بھیجنے کا انتہائی وقت مقرر کیا گیا مگر سواے اراکین انتظامیہ کے اور کسیکی کوئی راے یا ترمیم نہین آئی اور بعد گذرنے اس میعاد کے سکرٹری صاحب انجمن اصلاح نے ایک یاد کی مہلت اور توسیع چاہی جسکو مین نے نہایت خوشی سے منظور کر کے سکرٹری صاحب اصلاح کو اسکی اطلاع دی اور اخبارون مین بھی اعلان کردیا مگر یہ میعاد بھی گذر گئی اور کوئی مشورہ کسی طرف سے موصول نہین ہوا اور بعد گذرنے اس دوسری میعاد کے ۲۴ دسمبر سنہ ۱۴ء کو ایک جدید مسودہ دستور العمل کا کمیٹی اصلاح کی طرف سے موصول ہوا جسکے بعد مین نے دونون دستور العمل کے مسودے سلکٹ کمیٹی کے سپرد کردئے اور اس نے بعد غور و فکر کے مناسب ترمیمین کردین الحمد للہ کہ بتاریخ ۳۱ - مارچ سنہ ۱۵ء حسب قرارداد باہمی ۷ - ممبر کمیٹی اصلاح اور ۷ - اراکین انتظامی نے باہم ایک اجلاس کرکے امور متنازعہ کا مشورہ کرکے صلح کرلی اور جلسہ انتظامیہ اپریل سنہ ۱۵ء کے مرتبہ دستور العمل کو منظور کرکے مشتہر کرنے کا حکم دیدیا—

مشکلات ندوہ

اگر آپ حضرات کے سامنے اُن مشکلات کا اجمالی طور سے تذکرہ نہ کیا جاسکے جنمین جدید انتظام کے بعد سے ارکان انتظامیہ مبتلا رہے ہین تو رپورٹ ہذا بالکل نامکمل رہیگی اور نہ بغیر اس کے آپ حضرات اون کامون کے متعلق جو موجود

کارکن جماعت نے تھوڑے یا بہت کیے ہین اچھی یا بری رای قائم فرما سکتے ہین
حضرات ۹ جلسہاے انتظامیہ (۱۸- ۱۹- ۲۰-) جولائی سنہ ۱۳ء کو جدید
انتظام قائم ہوا اور ۲۵ جولائی سنہ ۱۳ء سے - ندوۃ العلما اور دار العلوم کی
مخالفت و نقایص کا اعلان اخبارات وغیرہ مین شروع ہوگیا جسکا لازمی نتیجہ
یہ نکلا کہ ایک طرف تو ناواقف حضرات مشکوک ہونے لگے دوسری طرف موجودہ
اراکین کو جنکی تمام تر کوششین اور قوتین اندرونی اصلاحات پر صرف
ہونی چاہیے تھین وہ خارجی اثرات کے بچاؤ مین ہی صرف ہوئین اور یہ لوگ خدا پر
بھروسہ کرکے ان آفتون کا حزم و استقلال کے ساتھ برابر مقابلہ کرتے رہے
کہ اسٹرایک کا ناگوار واقعہ پیش آیا آپ حضرات خود اندازہ فرمائین کہ ایسی حالت
مین جبکہ دار العلوم کا قدیم مکان فروخت ہوچکا تھا اور دار العلوم کرایہ کے مکان مین
تھا طلبہ کے قیام وغیرہ کا انتظام بھی کرایہ کے متفرق مکانون مین تھا دفتر
کتب خانہ مین علیحدہ علیحدہ کرایہ کے مکانات مین تھے ان مشکلات اور پریشانیونکو
ملحوظ رکھتے ہوے غیر معمولی مصارف کی افزونی جدید عمارت دار العلوم کی
عدم تیاری، بدنظمیون کا شور وغل، مسلمانون کے دلون کو غیر مطمئن کیے
ہوئے تھا ایسے وقت مین اسٹرایک کا کیسا خراب اثر پڑسکتا تھا ان وجوہ
سے لازمی طور پر یہ نتایج پیدا ہوے کہ قومی چندے جنکی رفتار عرصہ سے
سست تھی تقریبًا بالکل بند ہوگئی ریاست عالیہ بھوپال اور رامپور نے اپنی
امداد ملتوی فرمائین برٹش گورنمنٹ کی طرف سے بھی غیر معمولی طور پر
ندوۃ العلما اور اسکے انتظامات کے متعلق دیکھ بھال شروع ہوگئی چنانچہ پہلی مرتبہ

انسپکٹر صاحب تعلیمات صوبہ متحدہ نے دار العلوم اور دفتر ندوۃ العلما کا جبکہ وہ کرایہ کے مکانون مین تھے معائنہ فرمایا اور یہ ریمارک کیا (کہ اگر دار العلوم ایسے مکان اور ایسی حالت مین رہا جو اسوقت ہی تو غیر محدود مدت تک گورنمنٹ کی امداد قائم نہین رہ سکتی، جلد سے جلد مکان تبدیل کرنا چاہئیے -

مگر ہم لوگ گورنمنٹ عالیہ کے بیحد شکر گذار ہین کہ وہ برابر ندوۃ العلما کے صحیح حالات وضروریات دریافت فرماتے رہی اور اپنی بیش بہا امداد کو موقوف نہین فرمایا

اسٹرائیک سے طلبہ کی تعداد جو ایکسو سے زیادہ تھی صرف تیس ۳۰ رہگئی -

ان تمام واقعات کے اصل اسباب اور وجوہ سے اس موقع پر بحث نہین کرونگا اور نہ انکے اظہار سے اسوقت کسی کی شکایت مقصود ہے بلکہ صرف یہ دکھانا مقصود ہی کہ موجودہ ارکان نے جسوقت سے اپنے ہاتھ مین کام لیا انکو کن کن مشکلات کا سامنا رہا اور کیا کیا مصیبتین انکو برداشت کرنا پڑین -

مگر خداوند تعالےٰ کا لاکھہ لاکھہ شکر ہے کہ اُسکے فضل وکرم سے ہملوگ ان تمام مشکلات پر رفتہ رفتہ غالب آگئے اور اسٹرائیک رفع ہو جانے کے بعد سے طلبہ کی تعداد مین اضافہ ہوتا گیا اور بجاے تیس طالب علم کے ۹۰ طالب علم اسوقت دار العلوم مین زیر تعلیم ہین اور برابر درخواستین داخلہ کی آرہی ہین مگر جگہہ کی تنگی اور وظائف کی قلت کے سبب سے درخواستین نامنظور کرنا پڑتی ہین جب دار العلوم شہر مین تھا تو طلبہ کے قیام کے واسطے کرایہ کے مکانات بھی ملجاتے تھے اگرچہ اسمین بھی بیحد دقت ہوتی تھی مگر یہان سواے عمارت دار العلوم کے اور کوئی دوسرا مکان نہین یہان تک کہ اس کے

قرب وجوار مین اساتذہ کے قیام کے واسطے بھی مکانات نہین بنے اور اس وجہ سے وہ شہر مین رہتے ہین اور روزانہ اسقدر طویل مسافت کی زحمت کو وہ برداشت کرتے ہین لہذا مین آپ حضرات سے پُرزور الفاظ مین درخواست کرتا ہون کہ دارالعلوم کی تکمیل اور دارالاقامہ کی تعمیر کی طرف جلد سے جلد اپنی توجہ مبذول فرمائین تاکہ یہ دشواریان رفع ہوجائین - اور ہر شخص دارالعلوم سے آسانی کے ساتھ فایدہ اوٹھا سکے -

کتب خانہ ندوۃ العلما کا کتب خانہ بھی ذکر کے قابل ہے جسمین دن بدن اضافہ ہوتا جاتا ہے اور یہ ندوۃ العلما کا بہترین سرمایہ ہے مکان کے نہ ہونیکی وجہ سے یہ کرایہ کے مکان مین ابھی تک شہر مین ہے گو اسوقت عارضی طور پر اسکے لیئے یہان جگہ نکالی جائیگی لیکن وہ کتب خانہ کے لیئے موزون اور مناسب نہو گی اس لیئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسکے لیئے مستقل مکان بنوایا جاوے اور ایسی صورت مین اسکی عمدہ ترتیب اور پوری حفاظت ہوسکتی ہے ۱۲ و ۱۳ء کو کتب خانہ مین کل ۱۲۱۰۵ جلدین مختلف علوم وفنون کی کتابون کی تھین ۱۳ء سے ۱۴ء تک چالیس مختلف ضروری کتابون کا اضافہ ہوا -

معائنہ دارالعلوم وندوۃ العلما زیرجانب کانفرنس مین نہایت امتنان اور شکر گذاری کے ساتھ مولوی ادریس احمد صاحب بی - اے جنرل سپرنٹنڈنٹ یونیورسٹی وقائم مقام اسسٹنٹ سکرٹری مدرسۃ العلوم علیگڈھ - جناب سید عبدالباقی صاحب ایم - اے ممبر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی - اے - ایل ایل بی سابق ڈپٹی کمشنر

پوٹ محل (برار) کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون کہ ان حضرات نے عالیجناب
حضور سرکار عالیہ فرمانروائے ریاست بھوپال خلداللہ ملکہا علی گڈھ کانفرنس کی
طرف سے دار العلوم مین تشریف لاکر نہایت صداقت سے تمام واقعات کی تحقیقات
اور دار العلوم و حسابات کا معائنہ فرمایا اور ایک مفصل رپورٹ حسابات و تعلیم
انگریزی اور عام حالت دار العلوم کے بابت لکھی —
اور یہ رپورٹ جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب اسسٹنٹ سکرٹری کانفرنس
کیخدمت مین پیش کی صاحبزادہ صاحب ممدوح نے اس رپورٹ پر
ایک مفصل ریمارک فرماکر حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا
کے سرکار مین پیش کی —
جناب صاحبزادہ صاحب ممدوح کا بیحد شکرگذار ہون اور دار العلوم
ہمیشہ اون کا ممنون احسان رہیگا کہ جنکی مزید تصریح اور اطمینانی حالت
ظاہر کرنے سے حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا نے اپنے شاہی عطیہ
کے اجرا کا فرمان صادر فرمایا جو ندوۃ العلما کو مستقل طور سے
ڈہائی سو روپیہ ماہوار مرحمت فرماتی ہین معائنہ کی مفصل مطبوعہ
رپورٹ آپکی خدمت مین پیش کیجاتی ہے —

معائنہ دار العلوم منجانب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنو بالقابہ

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنو مسٹر جاپلنگ بالقابہ
نے بہی دار العلوم کا معائنہ فرمایا جن الفاظ مین
جناب ممدوح نے دار العلوم کی عام حالت تحریر فرمائی ہے
وہ اجمالاً انہین الفاظ مین مندرجہ ذیل ہے اسکو صاحب انسپکٹر لکھنو کی

رپورٹ سے ملاکر آپ حضرات اندازہ فرماسکتے ہین کہ اوس وقت دارالعلوم کی کیا حالت تھی اور اب کیا ہے۔

خلاصہ رپورٹ معائنہ دارالعلوم صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر بالقابہ

مجہے اطمینان ہے کہ اب انتظام دارالعلوم قابل اطمینان اشخاص کے ہاتھون مین ہے اب اس امر کا خوف نہین کہ آئندہ کسی قسم کے نزاعی اثرات پیدا ہون میرے علم و یقین مین مدرسہ کی موجودہ کمیٹی دل وجان سے اپنے مجوزہ اغراض کی تکمیل مین کوشان ہے یہ اغراض بہت زیادہ قابل تعریف ہین قدیم تعلیم کے ساتھ ساتھ نئی تعلیم کی تحصیل ایک ایسا خیال ہے جس سے ہمکو پوری ہمدردی کرنا چاہیئے اسمین بہت کامیابی ہو چکی ہے اور آئندہ بہت کچہ اسکی امید ہے باوجودیکہ حال کی نزاع نے بہت کچہ نقصان پہونچایا۔

سردست مدرسہ کی خاص ملکیت مین اسکی شاندار عمارت ہی جسکی تقریبًا تکمیل ہو چکی ہے اور اسکے اہم ضروریات

حسب ذیل ہین -

(۱) سرمایہ براے تکمیل عمارت و بورڈنگ -

(۲) سرمایہ مستقل -

دارالعلوم وندوۃ العلما کی مالی حالت

مالی حالت کا صحیح اندازہ فرمانے کے واسطے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکی گذشتہ اور موجودہ حالت دونون کو آپ کے سامنے بیان کرون قبل انتظام جدید کے اوسط ماہوار دارالعلوم وندوۃ العلمار کی آمدنی الصہ رہتی اور خرچ اوسط ماہوار الصہ تھا اور بعد انتظام جدید کے اگست ۱۳ء سے دسمبر ۱۴ء تک اوسط ماہوار آمدنی سا عہ (ا ر ۸) اور خرچ اوسط ماہوار لما عہ رہا اور خدا کے فضل سے سہ ماہی ۱۵ء مین اوسط ماہوار آمدنی الماعہ ۲ ر ۹ اور خرچ الصہ ہے خدا کا احسان ہے کہ جو مشکلات میرے زمانہ مین پیش آئین میرے ہی وقت مین اون کا خاتمہ بھی ہوگیا اور آج مین اوسکو ایسی حالت مین آپ کے سامنے پیش کر رہا ہون کہ پہلے زمانہ کے قریب ہے -

انتقال ارکین و غیرہ

اس دو سال کے درمیان مین جو عظیم نقصان ندوۃ العلما کو ہمارے قدیم ارکان و احباب شمس العلما علامہ شبلی نعمانی) مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی - حکیم حافظ محمد عبدالولی صاحب لکھنوی اور دارالعلوم کے شفیق اور لایق اوستاد مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے انتقال سے پہونچا ہے اوسکا نہایت

رنج و افسوس کے ساتھ اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور مستدعی ہوں کہ آپ سب حضرات مرحومین کے واسطے دعاے مغفرت فرمائیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

شاہی پریس لکھنؤ [illegible] اپریل [illegible]